مقالات ومضامین

ہمارے مدارس دینیہ ——اور—— ان کا وفاق

مولانا عبدالرشید انصاری

پاکستان میں دینی مدارس کے سب سے بڑے غیر سرکاری بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان زید مجدہم کو صدر اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کو ناظم اعلیٰ دوبارہ منتخب کرلیا ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان ۱۹۸۱ء میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے انتقال کے بعد سے وفاق المدارس کے مسلسل سربراہ منتخب ہوتے چلے آرہے ہیں، ان کی صدارت کے ساتھ مولانا محمد حنیف جالندھری کی نظامت وفاق المدارس کو پورے ملک پر محیط اور مستحکم کرنے میں اسی طرح مؤثر ثابت ہوئی ہے جیسے جمعیۃ علماء اسلام کو ملک گیر سطح پر منظم کرنے کے لیے مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی شبانہ روز، محنت بارآور ثابت ہوئی تھی، یہ مولانا ہزارویؒ کی مجاہدانہ اور مخلصانہ جدوجہد کا ہی ثمر تھا کہ ۱۹۷۰ء میں جمعیۃ علماء اسلام عام انتخابات میں مغربی پاکستان (مرحوم) کی دوسری بڑی سیاسی جماعت کے طور پر ابھر کر سامنے آئی تھی۔ ۱۹۵۶ء میں جب علماء حق کی مقتدر قیادت نے امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ سے جمعیۃ کی امارت کی ذمہ داری اٹھانے کی درخواست کی تو حضرت شیخ التفسیرؒ نے شرط عائد فرمائی کہ اگر مولانا غلام غوث ہزارویؒ نظامت کے فرائض ادا کرنے کا وعدہ فرمائیں اور یہ منصب ان کے سپرد کیا جائے تو امارت کی ذمہ داری اٹھانے کو تیار ہوں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہٗ نے وفاق کی صدارت قبول کرنے کے لیے کوئی شرط عائد نہیں کی تھی مگر مولانا حنیف کے جواں سال جذبوں اور خاندانی نسبت کی رفعت کی اساس پر جب دلائل پیش کیے تو اراکین وفاق المدارس نے حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا خیر محمد جالندھری مرحوم کے پوتے کا ہاتھ حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔ اس طرح وفاق المدارس کی قیادت حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی امارت کی شکل میں اگر سرد وگرم چشیدہ اور کہنہ مشق ہے تو مولانا حنیف کی نظامت علیا میں جواں ہوکر، تازہ امنگوں اور بیدار ولولوں سے بھی آراستہ ہے۔ چنانچہ ان شاء اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کا انتخاب آئندہ چار سال میں وفاق المدارس کے لیے مزید ترقی اور استحکام کا پیش خیمہ ہے۔ نیز ہم وفاق المدارس العربیہ کے جملہ ارکان اور دینی زعماء کرام کی توجہ اس جانب مبذول کرانا ضروری سمجھتے ہیں کہ فکر وتدبر، علم وعمل اور دیانت وامانت کے معیار پر پورا اترنے والی قیادت کی موجودگی میں ہر چار سال بعد الیکشن کا ڈول ڈالنا اسلامی روح کے منافی ہے۔ کم ازکم وفاق المدارس کی سطح پر مغربی جمہوریت کی یہ نقالی نہیں ہونی چاہیے۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے ۱۹۶۷ء میں فیصل آباد میں وکلاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر آج تک دنیا میں زندہ رہتے تو امت مسلمہ انہی کو اپنا سربراہ رکھتی۔ کیونکہ صحیح قیادت کی

موجودگی میں نئے سرے سے انتخابات کا انعقاد وقت کے ضیاع اور انتشار فکر کے سوا کچھ نہیں ہے۔

مولانا محمد حنیف جالندھری کی جانب سے یہ اطلاع دین سے شعوری وابستگی رکھنے والے مسلمانوں کے لیے باعثِ صد مسرت ہے کہ دیگر ملکوں کے ۳۲ ہزار دینی مدارس وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق کریں گے اس کے بعد پاکستان کے دینی مدارس کا یہ غیر سرکاری بورڈ وفاق المدارس العربیہ العالمیہ کے نام سے کام کرے گا۔ مولانا جالندھری نے ایک جریدہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یورپ اور افریقہ میں خواتین کے لیے دینی مدارس کی مقبولیت اور مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے، پاکستان میں وفاق المدارس العربیہ کے ہزار ۴ سو مدارس کے علاوہ بھارت کے ۱۵ ہزار، بنگلہ دیش کے ۱۰ ہزار سے زائد، متحدہ عرب امارات کے ۶ ہزار، جنوبی افریقہ کے ۲۰۰، برطانیہ کے ۲۰۰، موزمبیق کے ۵۰، کویت کے ۱۵۰ کے قریب مدارس وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق کریں گے۔ واضح رہے کہ ان مدارس کے اساتذہ کی اکثریت نے پاکستان میں واقع مدارس سے اپنی تعلیم حاصل کی ہے۔ دینی مدارس کی عالمی سطح پر یہ پہلی تنظیم ہوگی جو مسلمانوں کی تعلیمی اور اصلاحی ضروریات پورا کرنے کے لیے انقلابی کردار ادا کرسکتی ہے۔

دینی مدارس چونکہ اسلامی علوم وعقائد اور دینی تشخص واعمال کے منبع واصل کے ماخذ قرآن وحدیث کی اشاعت گاہیں اور امت مسلمہ کا بنیادی اثاثہ ہیں اس لیے انہیں اعدائے اسلام اور ان کے گماشتوں کی جانب سے متعدد چیلنجوں، مخفی ریشہ دوانیوں اور منفی پروپیگنڈہ کا سامنا ہے۔ یہود ونصریٰ کے زیر اثر بڑی طاقتیں ایک طرف مسلمانوں کو اقتصادی اور معاشی طور پر تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں تو دوسری جانب ان کی معاشرت وتہذیب کے آخری نشانات تک مٹا دینا چاہتی ہیں، دینی مدارس ان کا اولین ہدف ہیں۔ کبھی ان پر شد ومد کے ساتھ طلباء کو دہشت گردی کی تربیت دینے کا الزام عائد کیا جاتا ہے تو کبھی ان سے نصاب تعلیم تبدیل کرنے کا اس طرح مطالبہ کیا جاتا ہے جیسے مشرکینِ مکہ نے پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول ﷺ سے تقاضا کیا تھا کہ اِئْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَا اَوْبَدِّلْهُ یہ نہیں کوئی اور قرآن لائیے یا ہمارے کہنے کے مطابق اس میں تبدیلیاں کردیجیے۔ مگر یہ اختیار پیغمبر کے پاس نہیں تھا تو آج حجاب اور داڑھی کے اسلامی شعائر میں کسی آمر وڈکٹیٹر کے کہنے پر کوئی مدرسہ کیوں کر تغیر وتبدل کرسکتا ہے۔ مقتدر قوتیں دینی مدارس پر زبردست دباؤ ڈال رہی ہیں کیوں کہ انھوں نے خود دباؤ قبول کرلیا ہے، شیخ رشید قوم کو یہ اطلاع نہیں دیں گے کہ ان کی طاقتور حکومت جس کے وہ وزیر اطلاعات ہیں منکرین حدیث اور باغیان ختم نبوت کی ''پسندیدہ'' بن چکی ہے، دریں حالات حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی ذات گرامی دینی مدارس کے پلیٹ فارم سے ملک وملت کی باوقار اور سنجیدہ رہنمائی کا حق ادا کرسکتی ہے۔

حالات یہ کہہ رہے ہیں کہ آنے والے دن دینی جماعتوں کے لیے سازگار نہیں ہوں گے ان میں توڑ پھوڑ کا عمل شروع ہونے والا ہے، عام انتخابات پیپلز پارٹی کی چاہت سے اسی سال ہوجائیں یا ارباب اقتدار کی خواہش پر ۲۰۰۷ء میں ہوں، ان کے انعقاد سے قبل نادیدہ ہاتھ مذہبی جماعتوں اور اتحادوں کو ٹکڑیوں میں بانٹ دیں گے تاکہ آئندہ کسی صوبے میں ان کی ڈیڑھ یا آدھی حکومت کا چانس بھی باقی نہ رہے اور دینی عناصر کا اثر ونفوذ عوام میں کالعدم ہوجائے۔ حکومت نے اغیار کے

ایجنڈے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ترغیب اور لالچ کے حربے آزماتے ہوئے دام ہمرنگ زمیں بھی بچھائے ہیں، وہ عناصر جن کے نزدیک تعلیم وتعلّم بھی محض ذریعہ معاش ہے انہیں شیشے میں اتارنا حکومت کے لیے مشکل امر نہیں ہے، خصوصاً اقراء طرز کے مدارس کے مالکان کی اکثریت محض کاروباری نکتہ نگاہ کی حامل ہیں۔ مگر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان چونکہ حضرت شاہ ولی اللہؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی حریت فکر اور دینی جذبوں کے وارث ہیں اس لیے اہل مدارس کو ان کی نصیحت رہی ہے:

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

اس پس منظر میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ وعاملہ کا فیصلہ نہایت مستحسن، برمحل اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی پاکیزہ سوچ کا آئینہ دار ہے کہ جو مدرسہ سرکاری امداد حاصل کرے گا اسے وفاق المدارس کی تنظیم سے خارج کردیا جائے گا۔ مغربی تعلیم یافتہ اور اغیار کے ڈسے ہوئے اذہان دینی مدارس کے بارے میں کس قدر منفی اور زہریلی سوچ رکھتے ہیں، حضرت شیخ کو اس کا بخوبی ادراک ہے اور وہ اس کے لیے تریاق مہیا کرنے کی ہمت واستطاعت رکھتے ہیں، چنانچہ کراچی میں جامعہ علوم الاسلامیہ ضیاء القرآن میں درس بخاری کے آغاز پر دوران خطاب حضرت الشیخ نے فرمایا:

”آج پوری دنیا کے مسلمانوں کا قرآن وسنت کی تعلیمات کی جانب رجوع ہو رہا ہے مگر یہ صورت حال بڑی افسوسناک ہے کہ ہمارے ملک کے حکمران دینی مدارس کے ساتھ سوتیلی اولاد جیسا سلوک کرتے آرہے ہیں، چاہے یہ حکمران مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد یعنی ۱۹۸۱ء سے ۲۰۰۴ء تک وفاق المدارس کی ذمہ داری مجھ سے وابستہ ہے اور تب سے لے کر آج تک کوئی حکمران ایسا نہیں آیا جو دینی مدارس سے مخلص ہو، بلکہ اکثر وبیشتر کا یہ نقطۂ نظر سامنے آیا ہے کہ ان مدارس اور طالب علموں کو بند کیا جائے اور اس معاملے میں موجودہ حکمران زیادہ زور لگارہے ہیں اور آپ دیکھ لیں کہ کوئی بھی ان سے خوش نہیں اور چونکہ لوگ ان میں الجھے رہیں اور آپ دیکھ لیں کہ آج تک کوئی بھی حکمران عزت سے نہیں گیا جب کہ آج مدارس پہلے سے زیادہ استحکام کے ساتھ موجود ہیں اور طالب علم بھی موجود ہیں اور علماء بھی موجود ہیں۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ حکومت دینی مدارس کے خلاف تحریک چلارہی ہے۔ ہم ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ ان شاء اللہ مدارس قائم رہیں گے اگر یہ ختم ہوجائیں گے تو علماء باقی ہیں، طلبہ باقی رہیں گے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے اور یہ کسی صاحب ایمان کے لیے سمجھنا مشکل نہیں کہ حضور ﷺ کی بعثت تو قیامت تک کے لیے ہے لہٰذا آپ ﷺ کے علوم بھی قیامت تک کے لیے ہیں اگر کوئی اللہ عزوجل کے اس فیصلہ سے ٹکرانے کی کوشش کرے گا تو پاش پاش ہوجائے گا“۔

ہم حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان زید مجدہم کے افکار عالیہ پر اطمینان کا اظہار کرتے ہیں اور متوقع ہے کہ اہل حق کی صفوں میں درآنے والی گروہ بندیوں اور سیاسی وابستگیوں سے بالاتر رہتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان اسلامیان پاکستان کی دینی اُمنگوں کی ترجمانی اور اسلامی اقدار کی بالادستی کے قیام کے لیے تاریخی کردار ادا کرے گا۔

☆☆☆